نمبر ۹ و ۱۰ ــ ۲۳



جلد ۲ — نمبر ۳۲

مضامین غیبر

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۲۳ء

جھنڈا سورج کا دو نیجا کہیں ہوتا ہے
یہ زمین جنگ ہے دم کہیں نہ رکتی ہے

ر زمین سے صلح کا پیغام دی کہاں پہ کہاں بی نہیں تو بھی کہاں۔ کتنا اعداد لکش بھی عالم ہے سستی بھائی ہندوستانی وفا فروشوں کے دل میں بھی گدگدی ہوئی انھوں نے بھی آواز میں آواز ملائی۔ جی ہاں جی ہاں کی ہانک لگائی خوشامد کے چمن میں بہار آئی۔ سوکھے دھانوں پانی پڑا۔ تملق کی منظور میں مصاحب مع سرداری جوش کھایا خوش ہو کر اور آنا فرکا بھاگ بڑا آٹھا دیکی اب بھی ہماری سرکار کو دشمن سمجھتے ہو بات تمہاری بغاوت کی دُم میں نہ ہو۔ ہو تم بے نا انصاف۔ اب بھی بیکار کی شورش پھیلاؤ تو تم سے زیادہ ناسپاس اور ناحق شناس بلکہ احسان فراموش کوئی دو سرا نہ ہوگا بیار وقت صلح کی نیا دو تمہاری چیخ پکار نے ڈالی نہ ترکوں کی نے مضبوط کی۔ یہ ہماری سرکار کی ذرہ نوازی تھی کہ جزیرۃ العرب یا عراق پر قناعت فرمائی اور یورپ کے مقبوضات اسلام کی جانب منہ نہیں اٹھایا اور تم دیکھو ہار۔ شکریہ۔ شکریہ۔ جناب والا ہیں صاحب آپ کا انصاف! اے سبحان اللہ۔ دیدہ بے نور ہ ماہ بے ضیا شرم سے بے کیف ہے۔ ظالم و مظلوم کو ایک ہی لاٹھی ہانکتے ہیں۔ صلح بھی آپ کی انصاف کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ بہرحال ہم آپ کے انصاف کے ادنیٰ غلام ہیں اگر آپ ہمارے احسانات کو مرکزی حکومت کے دل میں جاگزیں نہ فرماتے تو آج یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ مگر ایک بات ہو گستیدہ آفتاب سعادت کا تخم اگر بھی بے جا ہے ہم بھی گستہ ہیں انصاف کے مرید ہو گئے وہ زیادہ کیجئے کرتے رہیے۔

الغرض نان کا پیٹ بھرا اور کا برٹرنوں کو بھولنا ہوں نے سر پر لگائے اور سیپیاں گھونگھے نکال رہے ہیں آستانہ پر تہنیت کے نعرے دن کا نغمہ اڑ رہا ہے۔ ڈیلیگیشن بنا اور ان کا بھوت جنتر اڑانے لگے۔

اور یہ آیا تھا جو کچھ چشم روشنی کو نظر
ویسا ہی کچھ ہم کو شعلہ میں نظر آئے کو ہے

جرے حضور اپنی قسمت پر نازاں کہ جہاں لگی تہ چنگری رنگ پھر آیا۔ گویا ہم نے پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے بیٹھے ترکوں کے دل مسخر کیے اور ہندوستانی مسلمانوں کو موہ لیا۔ روایت ہے کہ ایک بزرگ جنگل میں عبادت کر رہا تھا کہ بھوک لگی اور دست دعا مانگی خدا نے جنت کے میووں کا خوان بھیجا اتفاقاً ایک طفیلی اس کرامت کو دیکھ رہا تھا جب کہ خوان نازل ہوا حضرت بھی حصہ بٹانے کو ہوچکے۔ لائیے جناب میرا حق شکرانہ۔

عابد: کیسا حق؟؟

طفیلی: حضرت آپ نے دعا فرمائی میں نے اپنے دل میں آمین کہی لہٰذا دعا حصہ اس خوان میں اس جانب کا بھی ہے۔

عابد سخی تھا آدھا میوہ طفیلی کو بخش دیا۔ طفیلی منطقی تھا مفت میں جنت کا میوہ اڑا لے گیا۔ ریاضت میں رات بالک کے جبر کی خدائی سیدہ ہیں کا نام۔ ہمارے والیسرائے بہادر بھی اللہ بخشے ایک خوش قسمت طفیلی ہیں۔ خوان نعمت بے محنت مفت میں حاصل کیا۔ احسان و تشکر بے بار کی توبہ کی طرح حاشیہ نشینوں کی زبان پر جاری ہے۔ خوشامدی اسے اور دور والے سراتے ہیں۔ اگر یہی طرح انگورہ کا معاملہ بھی طے ہو جائے تو پھر کیا پوچھنا ہے۔ پگڑی اور دودور و شامت خود تیدیوں کا شکریہ ملک کی زبان سے کیوں ادا ہو انصاف اور لارڈ ریڈنگ کے انصاف ہی کے سر سہرا رہے یا عراق عرب کا نصب نامرضیہ طریقہ طے ہو جائے کہ ہماری پھر کو موم کے چھوڑ دیں بابل یہ قاعراقیوں سے تعلقات کی طلبا میں ترک دیں الطوفی لاہوتی کا وظیفہ بلچسپ با ادراد

بالٹی تو برا نقل ہیں ہوا کے چلتے آتیں تو یاد کی دو سارے جھگڑے بکھیڑے ایک دم میں القتہ۔ ملک میں پھر وہی شادی ہو وہی تبلیغ ہو وہی سر پھول کے بھی اگر کوئی سوراج کا نام لے تو ہمارا ذمہ لیکن ایسی نیک صلاح کبھی حضور نے قبول نہیں فرمائی تو آج کیوں مقبول ہوگی۔ فلسفہ کہتا ہے کہ ہر خواہش ایک الم ہے یعنی غم اور خواہش دونوں مرادف ہیں کسی چیز کی کمی کے پورا کرنے کو خواہش کہتے ہیں پیٹ میں کھانا نہ ہو تو تنبیل پڑتی ہیں اور کھانا مانگتی ہیں اس تکلیف کا نام بھوک ہے۔ اسی طرح پیاس پانی کی طلب کا نام ہے لہٰذا ہر خواہش الم ہے اور جب اس الم کو مٹھائی دی جاتی ہے تو پھر یہ باقی نہیں رہتی۔ اطمینان ہو جاتا ہے اطمینان کا حس سکون ہے ہمارے ملک کو بھی بھوک لگی ہے بدل مجمل کی طلب میں مبتلا ہے۔ اسلامی گروہ کو زیادہ تر اسلام کی فکر ہے اسے ایک نوالا ریشے صلح مل چکا ہے و در عراق عراق و شام ہے وہ بھی ترکوں کے حوالہ ہے خدا کے طفیل آج نہیں تو کل ضرور مل جائے گا بھوک میں قدرے سکون پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن ہندو گروہ باقی گرسنہ شکم ہے ان کو سوراج کی لگی ہے اس بھوک کا علاج یہی ہے کہ ایک لقمہ ان کے منہ میں بھی دیا جائے۔ انھیں بھی تسکین ہو جائے گی۔ ملک کا بول بولا ہے گی خود غرض دشمنوں کا منہ کالا رہے گا۔ نوالے کی شرکت دونوں گروہوں کو جانچے انہیں بھی گئی کچھ فائدہ ہوگا۔ کیا منہ کہ اس کا جواب دیا جا چکا ہے سرد خانہ ایک طرف ہو رہے رہے ہیں مولوی دوسری جانب فرش دیتے ہیں۔ پانی تیار ہے۔ دانہ چادر پر گرا کر کی کھڑکی کھلی اور پر تولے گئے اور جو پیچ لات مارے مرادوں کی قفل کا ڈر باہر کر دیا۔ والسرائے صاحب ہمارے مشورے پر عمل کرتے تو کچھ اصلاحات کی کھچڑی میں دو دانہ اور بڑھا دیئے جاتے تو اللہ چاہے کا الامرے جہاں جمہوریت آپ کی ثابت ہی آپ کی آپ کا فائدہ دیکھیں نہیں کیا ہے۔ فقط

سوکھے ساون

بفضل نزول باران رحمت کسی مخلوق ہو تاکہ ہو سکے بائمہ ہی ہوا ہے ہے مستفاد ہو رہا ہے ہر چند کہ فضائے آسمانی پر ابر و سحاب کا تو تا نہیں۔ مگر ہم۔ کہ گرمی ہر جو جا م عشرت نثار امید کو پیاسا ساقی کے انتظار سے ہیں وہ ضرور باب جو سے ہو۔ وہ ظاہراً گذشتہ سال بارش کی سرپیچ کا زبانی مخلوق کو پسند آئی تھی یا منافی اوقات کے طور پر امسال اُن کو سب اسباب کے استعمال کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کی ہوس سیر پہناں ہو گئی ہے مہل نہیں کہ حال اگر کالی اور متوالی گھٹاؤں کے دلاویز منظر بھی آب کشی سے ہمارے البیان کا منہ دھو گئے ہیں۔ تو تشنہ کی حرارت نمالی آتش کو بالشبہ سلف کر کے ہوں کا کاشتکار ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ اس پیر ور ساکی حالت کب تک بدستور قائم رہتی ہے اور پیر وہ فضا سے نتیجہ آخر کس شکل میں نمودار ظہور پذیر ہوتا ہے۔ برسات کی تلخی و جوانی دونوں تو دیکھیں۔ اب انحطاط کا عالم ہے۔ دو تین ہفتوں کے بعد پیرانہ سالی کے دور کا آغاز بھی یقینی جگہ لازمی ہے۔ ایسی صورت میں اسکے اقبال و خواص مخصوصہ کی ادائگی دانجام دہی ایک معجزہ سے کم ثابت نہ ہوگی۔ بقول اے سے

پیری کردم ز عشق و زندگیں غنیمت ست
وز شاخ کہنہ میوۂ نو رس غنیمت ست

سلونو کی جلوہ افروزی نے ماہ ساون کی پیشانی سے خشکی کا بدنما قشقہ نزول رحمت کے چھینٹوں سے دھو ڈالے۔ ورنہ ساون تو سوکھے گئے۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ ان کی جناب میں دست بدعا ہو کے بھادوں کے سرسبز ہونے کی آس لگانا چاہیے۔

راقم

تیر سنگھ نسیم گوروی

غلط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔　　منیجر

لطیفہ

بیگم ـ خدا بھلے نواب صاحب! میں دیکھتی ہوں کہ تم ہر ایک معاملہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی نسبتاً تعظیم و تکریم زیادہ کرتے ہو؟

نواب ـ بیشک! وہ بزرگ ہیں اُنھوں نے مجھے پالا پرورش کیا۔ میری سعادتمندی اس امر کی مقتضی ہے کہ میں اُنکی بہود باخدمتگزاری میں تا حد امکان کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کروں۔

بیگم ـ اگر وہ بزرگ ہیں تو میں بھی کچھ خُرد نہیں! اُن کا گودوں کھلانا اور پرورش کرنا اور میرا دینے آغوش ہو کے باعث حفاظت ہونا تمھارے لیے دونوں برابر! پھر بلحاظ احترام یہ امتیاز درجۂ مراتب کیا معنی دارد؟

نواب ـ اُنھوں نے مجھے نو ماہ پیٹ میں رکھا۔ صدہا تکلیفیں برداشت کیں۔ سچ تو یوں ہے کہ میری جنت اُنکے قدموں کے نیچے ہے۔

بیگم ـ مرکسیکہ دیدماغ ہو کے ہم اگر اُنھوں نے تمھیں نو مہینے پیٹ میں رکھا تو میں بھی سالہا سال بلکہ نکاح کے روز سے آج تک تمھیں ہی ہمیشہ تم کو پیٹ پر رکھتی چلی آتی ہوں۔ اس نکتہ نگاہ سے بھی میرا درجہ و مرتبہ کسی سے کم نہیں اور تمھارا بہشت درحقیقت میری پیروں کے تلے ہے۔

نواب ـ ہنس کر! تمھاری خداداد ذہانت و رضا ہی نے مجھے اسوقت معقول کر دیا۔ اب آج سے میرے نزدیک تم اور وہ دونوں ساوی کوئی کسی سے کم نہ کوئی کسی سے زیادہ۔

راقم تیر سنگھ نسیم

مولانا ہیج کی نوٹ بک

سُنتے ہیں کہ ڈاکٹر گور صاحب کی جد و جہد سے ایک انتقامی قانون پاس ہو گیا جس کا منشاء یہ ہے کہ جو برطانوی مقبوضات کے باشندے ہندوستان میں اپنے گلے پھرتے ہیں گویا ہندوستان اُنکے باپ کا گھر ہے اُنکے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے گا جو وہ برطانوی مقبوضات میں داخل ہونے والے ہندوستانیوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی نوآبادیوں کی گوری رعایا آیندہ تمنا کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہونے پائے گی مگر یہ قانون قصاص ایک ایسا قانون ہے جسکی پابندی کبھی نہ ہوگی۔ کیا معنی کہ نوآبادیوں میں خالی زمین کی کمی نہیں ہے برطانوی ذلیل کا ہیر کیوں ہندوستان کی طرف رُخ کریں گے۔ دوسرے یہاں کی اونچی زمینیں رہا (؟) زیادہ تر بیکار ہیں یہانتک کہ ہماری گورنمنٹ بھی بیکاری کا زمانہ ان ہی اونچی زمینوں پر بسر کرتی ہے۔ بس اونچے نیچے کا انتقام نہ لیا جائے گا تیسرے یہ کہ انکا ملک میں گورے نوآبادکاروں کے ہاتھ میں حکومت ہے اور یہاں ہندوستانیوں کے ہاتھ میں حکومت کی جگہ صرف یک شاخ ہے وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہندوستانی جو چاہتے ہیں کرنے نہیں پاتے۔ چوتھے یہ کہ نوآبادیوں کے گورے باشندے ہندوستان ہی کہتے ہیں جناب۔ اس قانون قصاص کو اُن کے خلاف استعمال فرمائیے۔ پانچویں یہ کہ اُنکی منّت کی ضرورت نہیں۔ اور آپ کی ٹھوکر کا حال معلوم ہے۔ چھٹے یہ کہ ہندوستانی کونسل کا بنایا ہوا قانون ایک تبا سا ہے ذرا سی بھاپ میں ملک کی کنکری سے پہلے گھل جائے گا۔ خدا بخشے نصاری زندگی کے سر پر جب بیگم صاحب جادو کا عمل کرتی تھیں تو وہ کہتی تھی دبی بی نے مجھے مارا تو ہے مگر جرمانہ تو سہی جو اندھیرے میں کھڑے ہو کے اچھی طرح نہ گھورا روں " یہ قانون بھی اندھیرے میں کھڑے ہو کے گھورتا ہے! اِٹی اِٹ اینڈ نیوسلاج۔ اُن غریب ہندوستانیوں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بن کے رُخ سادہ پر جبار کا کام ہو رہا ہے۔

ایک تھے ٹھاکر اُنھوں نے اپنے صاحبزادے کو مولوی کے سپرد کیا۔ ایک آنہ روزی پڑھانے والے کا مولوی از نی گٹ کھنا مرکت۔ ایک دن کہیں

صاحبزادے کو سبق بھولنے کے جرم میں مار بیٹھے۔ صاحبزادے نے تلوار کھینچی۔ اس شین محمودہ (شمشیر) کو جو مولوی نے دیکھا تو سبق دینا بھولا اور بھاگا۔ ٹھاکر صاحب برآمدے میں بیٹھے تھے مولوی کو بھاگتے دیکھ کے کھڑے ہو گئے۔ مولوی نے فریاد کی "ہائے اب بیٹا مارے ڈالتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب بچائیے" ٹھاکر کہت ٹھہر جا سسر..... ہمار رنڈوں ہمار لرکوا بیٹھے بیٹھے تلوار ای کس ہوتے ترو ہی لگا جات ہے" خدا رکھے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی عقل کو علامہ شیخ مہدی خالصی کی جلاوطنی پر بہت جامہ سے باہر ہو گئی وہ برٹش گورنمنٹ سے فریاد کرتی ہے کہ اپنے سگے امیر فیصل کو روکو اور جلاوطنی کے حکم کی تنسیخ کراؤ۔ دیکھیے ٹھاکر صاحب اپنے صاحبزادے کی اس حرکت پر مولوی شیعہ کانفرنس صاحب کو کیا جواب دیتے ہیں۔ حجۃ الاسلام میرزا محمد تقی کے صاحبزادے اور دیگر علما پر جلاوطنی کی تلوار پہلے کھینچی جا چکی اگر صاحبزادے نے باوا کی تقلید میں اب کھینچی تو خلاف دستور عمل نہیں کیا۔ باپ پر پوت پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا۔

جلاوطن علمائے عراق کی ہمدردی میں انجمن اصلاح المؤمنین نے بھی ایک دھوم دھامی جلسہ ۱۳ اگست کو رفاہ عام میں کیا خوب مجمع تھا۔ رزولیوشن جو پاس ہوئے اُن میں نہ خوشامد ہے نہ سرکشی نہ استدعا ہے نہ ظلم۔ پھر کیا ہے؟ اجی محض جذبات کا اظہار ہے اور کیا ہے!

تقریریں خوب ہوئیں بعض حضرات نے دعا ہی پر قناعت فرمائی۔ مذہبی معاملہ تھا خطاب یافتہ و غیر خطاب یافتہ سارے رئیس موالات و موالی ہر قسم کے لوگ تھے جب رزولیوشن بازی ہو چکی تو ایک صاحب نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں خطاب یافتہ حضرات کو حکومت کا برتاؤ یاد دلایا کہ دیکھیے علما کی یہ حالت ہے نہ آپ کے مشائخ و مقدسوں کی خیر بھی آپ خطاب کا طوق گردن میں پہنے ہیں۔ حضرت خدا را اسے یہ اس طوق کو اب قدر اجائے خطابی حضرات اس منطقی استدلال سے کچھ بے پاسے نہیں۔ جہاں تک معلوم ہے

کہ کسی نے جواب نہ دیا۔

"کانا مجھے جانے نہیں کانے بن سہاتا نہیں"

چرچل صاحب نے فرمایا۔ عراق میں ہمارا اقتدار روز افزوں ہے۔ خرچ رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے وہ دن گئے جب چاندی سونے کا مینہ برسانا فرض واجب تھا۔ اگر ارادے میں استقامت رہی تو دیکھ لینا کہ تجارت نے جھنڈے گاڑ دیے۔ یعنی بہ نیت میں عراق کا تخلیہ ایک حماقت آمیز خیال ہے اور ارادہ تو یہ ہوا اب اسکی تکمیل کی صورت ملاحظہ فرمائیے چرچل صاحب فرماتے ہیں "تمام مشرق وسطی مصر و فلسطین و عراق کی مشکلیں یوں ہی حل ہو سکتی ہیں کہ ترکوں سے نہ بگڑے" ورنہ ہر لفظ مخالفت کا سامنا ہوگا جانتا مکمل مُٹھ مُٹھ لیا ڈگی میں روپیہ اور وقت تباہ ہوگا۔ اس مصیبت کا مقابلہ نہ ہماری فوج اس وقت کر سکتی ہے نہ خزانہ کر سکتا ہے۔ بایں ہمہ اپنی نامردی کا اظہار کرتے شرم آتی ہے یہ عراق کی صبح ناکامیاب جنگ سے زیادہ مہلک ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم ہمت ہاریں۔ صبر جبر استقلال استقلال جزیرہ نمائے گیلی پولی پر چپ چاپ قبضہ رکھو وہ طرہ نہیں۔ ترکوں سے باعزت صلح ہو جائے گی۔ عراق کی نئی حکومت کی بنیاد مضبوط ہو جائے گی عربی قوم کو بحیثیت مجموعی معراج نصیب ہو گی۔

مسٹر چرچل کے اس طرز بیان کو دیکھ کے ہمیں شیخ چلی یاد آتے ہیں خدا بخشے وہ بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے۔ ہمارے چرچل صاحب کے سامنے سدا بہار چمن کھلا ہے جس میں کبھی خزاں نہ آئے گی نہ عربوں کی بیوفائی کا خدشہ ہے نہ یہودیوں اور عربوں کی پشتینی عداوت کا اندیشہ ہے نہ موصل کے روغنی چشمے مایۂ فساد نظر آتے ہیں نہ پیغمبر اسلام کا حکم "اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب" آپ کو ڈراتا ہے نہ مسلمانان ہند کے اضطراب کی پروا ہے۔ لیجیے جناب ترکوں سے صلح ہو گئی نہیں معلوم کہ عزت کی صلح ہوئی یا ذلت کی مگر ہمیں تو خبر یہ کہ صلح ہوئی اور بیچ کھیت ہوئی یہ مشکل ہوش ہوئی۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ آپ کے یہ خیالات کہاں تک صحیح ہیں۔ امر یقینی یہی سمجھتے ہیں کہ ترکوں سے کچھ نہ کچھ ٹھن جاتی ہے ہمیں قرآن ارادہ ہائے نامرغوب کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ ایک گھمسان کی لڑائی ٹھن جائے گی اور پھر غریب ہندوستان کو اس کے مصارف کا بار مثبت یا منفی طریقے سے اٹھانا پڑے گا آج نہ سہی سال دو سال بعد سہی۔ بصرے اور بغداد کو افغانستان سرحد بنائیے تو بہتر ہے جس نے ایک صدی سے برابر ہندوستانیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ادھر ہند آئی آنکھ لگی اور ادھر دھڑ پڑ کی صدائیں اٹھا دیا۔ ہندوستان آپ کے واسطے بہت کافی ہے اسکی ہمدردی حاصل کیجیے اسکو با اختیار اور قوی بنائیے تو ہندوستان اپنی حفاظت آپ کرے گا آپ کو پاپڑ بیلنے کی زحمت نہ گوارا کرنی پڑے گی نہ ایران سے بگڑی الجھے گی نہ افغانستان سے نہ عراق سے نہ عرب سے۔ نہ نو آبادیوں سے التجا کیجیے نہ انگلینڈ کی منت کیجیے۔

موت زبان اڈریس میونسپل بورڈ کانپور

شہریان مود سے درد۔ شہریان کے کانپور میں ہر قسم دار پدھارنے کے او لکھے میں ہم کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران اور استھت سدسیہ پرما آتیت و شرم بہادر سے ہاردک ابھنندن اور پروان کرتے ہیں۔

شہریان کو یہ دوت ہو کہ یہ کانپور نگر اس پرانت را پارک اور شلپ و پاریاک نگروں کا پردھان کیند رہے۔ گت ورشوں میں میں کتنے ہی ترن ال اورن کا تہ یاروں کی نرتت تھا۔ تو یہ دیا پارک ستھان کی ستھاپنا ہو جانے سے نگر کی دیا پار اور شلپ سمبندھ میں انتت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اسی اوستھا میں جنتا کے سواستھ نگر کی سوچھتا گرہوں کا جل بیاپن۔ دوشت جل پر دا ہارتھ نوین نالیاں اور ستھاپنا دینے کی پربندھ دن کٹھنائیاں کٹھن ہوتے جاتے ہیں۔ اور پر نگت و شیوں کی تیاری کے کار سہ روپ میں پر ینت کے لیے کیول استعالی اور تیار و چینی کی ہی آوشکتا نہیں ہے پرنت ان کا اوسیوت

کرنے میں سرد یا ساد رہائی سے کام لیا کرتے اور بولا بولا دیتا تھا نیز سرکار ستھا اس لئے ادھکاریوں کو یہ بیرول کر بیتیکے سے کارہ کرنے کی بھی ممانعت ہو گئی ہے۔

(البریا کانپور)

یہ ایڈریس صوبہ جات متحدہ کے گورنر صاحب کی خدمت میں ممبروں نے پیش کیا۔ امید ہے کہ گورنر صاحب نے سرت بہ حرت سنا ہوگا اور سب بھی سمجھ گئے ہونگے۔ ایک ظریف کا قول ہے کہ اس سے تو بہتر تھا کہ گھڑے میں کنکر بھرکے بجا دیتے جس کسی نے ان الفاظ کے معانی سمجھے وہ کنکروں کی کھڑکھڑ سے مفہوم پیدا کر لیتے ضرور قادر ہوگا۔ معلوم نہیں کہ اسکا خط اردو رکھا گیا تھا یا انگریزی۔ دوستو! اختلافات پیدا کرتے جاؤ دیکھو چوکو نہیں۔ اسکے بعد سوراج سوراج پکارو۔ ممبر صاحب اس طرف ہیں کسی کے کانوں تک اس قسم کے الفاظ نہیں پہنچے تھے۔ خود کالجوں کے معلمین سنسکرت بھی یہ الفاظ اپنی بول چال میں استعمال نہیں کرتے بورڈ کو ممبروں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے

معلوم ہوا ہے کہ ہمارے صوبے کے گورنر صاحب نے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ گورکھپور کا ایڈریس قبول فرمانے سے انکار کر دیا۔ اچھا کیا خوب کیا۔ ایسے ایڈریس سے بے ایڈریس رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

مونچھوں کا مقابلہ

ایک پٹھان اور ایک شیخ میں مونچھوں کے متعلق لڑائی چھڑ گئی پٹھان نے کہا میری مونچھ کھڑی ہے شیخ نے کہا میری مونچھ کھڑی ہے آخر ملوار کھینچ گئی۔ شیخ نے کہا سنو خاں صاحب اگر ہم تم مارے گئے تو بے دست و پا عورتیں لاوارث رہ جائیں گی لہذا پہلے خاندان کا اسباب گھر لے آؤ پھر مونچھوں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ بات ذرا سی گنجلک ہوئی تھی۔ خاں صاحب نے تو کہی۔ گھر کو خیر بنا دیا اور گھر لے بیٹھے مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوا رہوں کہاں گیا وہ شیخ آئے تو سہی میرے سامنے شیخ صاحب آگئے فرمایا اور فرمایا کہ بھئی اتنی سی بات پر ناحق جھگڑتے ہو۔ اب تو شیخ کی مونچھ پڑی ہی سہی۔ بس اب تو صلح ہوئی۔

ہمارا ناگپور بھی ایسے شخصوں کے پھندے میں پھنس گیا ہے جنھوں نے جھگڑے کو دغا دی تھی جھنڈے نے سر بلند کیا اور یونین جیک کے مقابلے میں بلند کیا۔ لیکن پکڑنا دھکڑنا مارنا پیٹنا جانے نہ دیا دو ہزار کے قریب والنٹیر جیل خانے بھیجے گئے تب گورنمنٹ خاں نے مونچھیں نیچی کر لیں۔ تو دیکھی تمہاری بڑی مونچھ کھڑی ہے اب تو ساتھی ہیں دیکھیے کونسل کی مونچھیں خطے کی حکومت نیچی رہنے دیتی ہے یا پھر بھی کوئی بال کھڑا رہتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ حکومت کے انتظامی کاسہ چینی میں بال پڑ گیا ہے چینی کا بال نہ مونچھ سے جاتا ہے نہ مروڑنے سے مرتا ہے نہ جھکانے سے جھکتا ہے۔ جو حکومت خیر خواہوں کی بات نہ مانیں اڑادے اسکا یہی حشر ہوگا۔ قدم قدم پر دشواریاں آئیں گی

اعلان

حسب معمول قدیم ۲۴ اگست کا پرچہ بوجہ تعطیل عاشورا شائع نہ ہوگا انتظار کی زحمت نہ اٹھائیے۔

منیجر

سے آمدنی محصول نمک کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سال سال میں دونا محصول کرنے پر سال گزشتہ کی سہ ماہی کے بہ نسبت ۲۰ لاکھ ۴۰ ہزار کی کمی ہوئی کیجیے بڑے لاٹ صاحب خزانہ کی ہنڈیا ابھی تک بھی ہے۔ اب چوگنی کی فکر کب ہوگی؟

ہم میں ایک دودھار کبرے کی خبر شائع ہوئی تھی کہ تین چھٹانک دودھ دیتا ہے معلوم نہیں کہ کارروائی گاڑھا ہو گیا ہے یا درحقیقت اس نے خیر خوروں کے لیے دودھ میں ایک ہی خاصیت پیدا کر دی ہے یا عضب نمائیت نے عالم پر تسلط کرنے کی ٹھہرائی ہے۔ بس شیر کی طاقت ورحمت ملاؤں کے حوالے۔ خیر ا مستقل ذکر ہے ہندوستان کی گردو پیش یہ ہمارا نامہ نگار ترکستان سے واقعہ طراز ہے کہ یہاں ایک بکری

انیم کی صورت ہی جنگیاں جھاڑتی ہے بارہ برس نے دم میں ناک لگا کے سونگھا دیتی ہے وہی دمہ ذائقہ کیران لذت تریاک کو ترفدہ۔

ریویو

روزانہ اکالی امرتسر سے موسوم ایک پیغام ہے سکھوں کی قومی ضروریات کو ادا کرنا ہے۔ نالش کا کیا پردیسی ہو کا ایک ہونہار نام تمام ہے جسکا ذکر حق منہ سے نکالنے کی پاداش میں جیلخانہ پہنچا دیا گیا۔ اور ہمارے کرنل ریسٹ کے خیال کے مطابق بے چہ برادہ سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

انقلاب زمانہ۔ زمانہ دیکھیے انقلاب بھی دیکھیے یہ روشنی پرچہ کلکتہ سے نکلتا ہے ہمارے محترم مہربان مولانا انجم زمانہ کو چھوڑ کے انقلاب زمانہ کے سرپرست ہوگئے مجھ کو ہے مگر حقیقت بہتر اسلامی شان مہیرونہ سے ہوتا ہے اخبار کے انتخاب میں گنہ عشق کا جلوہ نظر آتا ہے۔

الیشیا۔ دہلی کا روزانہ پرچہ ہے۔ آٹھ بڑے صفحوں پر نکلتا ہے کاغذ نہایت عمدہ صاف چکنا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ جنبہ داریہ اخبار کے ساتھ ہی اکثر مضامین منصفانہ ہوتے ہیں اعتراض بھی ہے تو شریں اور معتدل لہجہ ہے

آئینہ۔ ادبی ماہوار پرچہ الہ آباد سے نکلتا ہے۔ مورث حسن بھی رکھتا ہے زنانہ حسن بھی۔ اکثر دلربائے قلم معاون ہیں۔ نسوانی مضامین کی خود نمائیاں مد نظر ہوں تو اسے ضرور منگائیے چھپائی لکھائی کاغذ بھی عمدہ ہوتا ہے۔

جادو۔ بنگالے کا جادو مشہور ہے۔ یہ ماہوار رسالہ بھی ڈھاکہ (بنگالے) سے نکلتا ہے۔ علاوہ خوبی ترتیب و حسن چھپائی اسمیں ایک خاص صفت یہ بھی ہے کہ بنگالے کے اردو انشا پردازوں کے مضامین شائع کرتا ہے اگر اسطرح صوبہ وار اردو زبان کی ترقی ملحوظ رہے تو اردو کی عمومیت میں پڑھنے والوں کو کلام نہ ہوگا۔ اس سحر حلال کو بھی ضرور دیکھنا ہے۔ (باقی آئندہ)



حکومت :- یا اللہ یا اللہ ۔

مشیر :- کہہ یا جان بل یا جان بل ۔

جان بل :- ہونہہ ۔ اس نامعقول اونٹ کو تو بیٹھ کے گر پڑنے کی عادت ہے ۔ ترکوں سے صلح ہونے کے بعد میں کوئی نکیل ڈگڑی سنبھالوں گا ۔

اشتہاری طلاؤں سے بچو

ناظرین یہ طلا عرصہ ۱۲ سال سے نہایت مجرب و دوا خر اور اکسیر ثابت ہو رہا ہے ہم نے پبلک کی تکالیفوں کا خیال اور آئے دن طلاؤں کا اشتہاری ہو کو سے طلب کرنا اور اسمیں بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا خیال کرکے یہ نسخہ بالکل اخبار ہذا میں شائع کر دیا ہے تاکہ ہر ایک امیر و غریب فائدہ اٹھائے اور اشتہاری طلاؤں سے گریز کریں۔ یہ طلا جملہ نقائص اعضا تناسل کے لیے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ کجی۔ لاغری۔ سستی۔ درازی۔ موٹائی۔ سختی۔ تیزی۔ بجلوقین کے واسطے بے مثل ہے۔ پہلے اسکے استعمال کرنے سے اسکا جوہر معلوم ہو سکتا ہے۔ شوق سے اسکو تیار کریں اور دعا خیر سے ناچیز کو یاد کریں۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت اسکی نہ ہو تو اپنے دوستوں عزیزوں کو نسخہ ملاحظہ فرما کر طلا کشید کرنے کی اجازت فرمائیں یہ پرچہ ردی کی ٹوکری میں نہ پھینکا جائے بلکہ بہت حفاظت سے اسکو رکھا جائے کیونکہ خدا نخواستہ کسی وقت ضرورت ہو جائے تو کف افسوس ملنا پڑے۔ نسخہ ملاحظہ ہو۔

مغز پستہ ۲ تولہ۔ مغز بادام ۲ تولہ۔ مغز اخروٹ ۲ تولہ۔ مغز چلغوزہ ۲ تولہ۔ مغز فندق ۲ تولہ۔ شنگرف ۲ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ سم الفار سفید ۲ تولہ۔ زردی بیضۂ ماکیاں ۲ عدد۔ سم اسپ نر ۱۱ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ قرفہ ۲ تولہ۔ عاقرقرحا ۲ تولہ۔ لونگ ۲ تولہ۔ بیخ کنیر سفید ۲ تولہ۔ سیماب ۲ تولہ۔ جائفل ۲ تولہ۔ کباب چینی ۲ تولہ۔ پیاز نرگس ۲ تولہ۔ بیر بہوٹی ۲ تولہ۔ خراطین خشک ۲ تولہ۔ مالکنگنی ۲ تولہ۔ تخم کتان ۲ تولہ۔ کنجد سیاہ ۲ تولہ۔ لہسن ۲ تولہ۔ تخم پیاز ۲ تولہ۔ تخم زردک ۲ تولہ۔ اسپند ۲ تولہ۔ زنجبیل ۲ تولہ۔ پیپل ۲ تولہ۔ تخم دھاک ۲ تولہ۔ جمالگوٹہ ۲ تولہ۔ گھونگچی سفید ۲ تولہ۔ اونٹ کٹیلہ کی جڑ ۲ تولہ۔ چربی غوک یعنی مینڈک ۲ تولہ۔ خون خرچینے گدھا چار جونک۔ چربی مینڈک اس طرح سے حاصل کریں چالیس مینڈک کلاں تالاب سے پکڑ کر ان کا قیمہ بنا کر ایک کپڑے کی تھیلی میں بھر کر مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر ہمراہ پانی کے پکا دیں جسوقت خوب پختہ ہو جاویں تو کسی برتن میں ڈال کر ٹھنڈا کریں اور چاقو کی نوک سے اتار لیں۔ اور خون گدھا اس طرح سے حاصل کریں۔ ایک گدھا جوان فربہ کو پکڑ کر اسکے پچھلے پیر باندھ کر دو جونک اسکے دونوں پٹھوں پر لگا دیں جسوقت جونکیں خون پینے لگیں گی تو گدھے کو فوراً تندی ہوگی وہ دو جونک اسکے عضو مخصوص دائیں بائیں جانب لگا دیں جسوقت چاروں جونک خون پی کر شکم سیر ہو جائیں فوراً چھڑا کر وہ خون شامل ادویہ کرکے روغن بذریعہ پاتال جنتر کشید کریں تمام ادویہ کو باریک کر لیا جائے حسب دستور رات کو سوتے وقت مالش کریں بس ایک ہفتہ کے استعمال سے وہ قوت پیدا ہوگی کہ تا زندگی قائم رہے گی اور تمام نقص عضو مخصوص رفع ہو جاویں گے تجربہ شرط ہے اور لطف یہ ہے کہ اس طلا سے آبلہ نہیں پڑتا ہے اور نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی صاحب اس نسخہ کو بوجہ دقت یا شرمندگی سے خود نہ تیار کر سکیں تو ناچیز سے قیمتاً جس کی فی شیشی جو کہ ایک مریض کے واسطے کافی ہوتی ہے مبلغ ۵؎ مع محصول ڈاک میں طلب فرماویں اور اگر خود ہی تیار کرنا چاہیں اور کسی دوا کے نہ ملنے سے مجبور ہو جاویں تو وہ بھی طلب فرماویں غرضکہ ہم کو دھوکہ باز اشتہار بازوں سے بچانا مقصود ہے جس طرح چاہیں اس نسخہ کا تجربہ کریں سمجھا دینا ہمارا کام ہے آئندہ ناظرین کو اختیار ہے فقط۔

تجربہ شرط ہے

میں بسلامتی ایمان خدائے اکبر کو حاضر و ناظر جان کر اس خیال سے کہ چونکہ آجکل امراض مخصوصہ مردان حد سے بڑھی ہوئی ہیں اور وہ لوگ جو سریع التاثیر اور مفید ترین ادویات کی تلاش کی سیکڑوں روپیہ ضائع کرکے بھی مایوس رہ جاتے ہیں مستفیض ہوں ایک گروہ سے اجرت اشتہار صرف کرکے اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ نامردی سستی کمزوری کے مرض میں حتیٰ کہ مایوس العلاج ہو چکے ہوں حکیم مشتاق احمد صاحب نجیب آبادی کا تیار کردہ طلا جو از حد مجرب اور عدیم النظیر ثابت ہوا ہے منگا کر اور دوبارہ میں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ مایوس سے مایوس مریض بھی ایک ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے صحیح و تندرست ہو جاتا ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ حکیم صاحب سے مجھے کوئی تعلق نہیں اور نہ انھیں ذاتی طور سے جانتا بھی نہیں محض اظہار حق ہے وکفیٰ باللہ شہیدا
قیمت طلائی شیشی صرف پانچ روپیہ جو میری دانست میں بہت قلیل ہے قیمت سفوف جریان تین روپیہ ہے پتہ ذیل کے پتہ سے طلب کریں۔

راقم ٹھٹھوما امین بازی خریدار اخبار القریش امرتسر

تصدیق۔ ریویو کی غرض سے ایک شیشی مجھے بھی موصول ہوئی جو ایک مایوس العلاج نوجوان عزیز کو استعمال کرائی گئی۔ دوائی واقعی قابل تعریف ہے ہم حکیم صاحب کو اس کامیابی پر قابل مبارکباد سمجھتے ہیں۔

ایڈیٹر اخبار القریش امرتسر

ملنے کا پتہ۔ حکیم مشتاق احمد نجیب آباد ضلع بجنور یو۔ پی

خادم الاطبا خاکسار حکیم مشتاق احمد نجیب آباد ضلع بجنور

جھیپو

جمعہ ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء

میں تو خودکشی کے بعد سے مگس پرواز کے قابل ہو گیا ہوں۔ وہ سلطنت پر جو ٹکٹکی لگاتا ہے میرے دل کا لٹو کسی کے روئے زیبا کا طواف کر رہا ہے۔

مسخرہ اس لڑکے کے پاس آ گیا جس کا نام اس نے انڈین پیرہن رکھا تھا اور اُس سے پوچھا "کیوں بانکے سپاہی بھلا کسی مہ جبین سے تم کو الفت بھی ہوئی ہے؟"

یہ الفاظ زبان سے نکلے اور میرے دل کے عمق میں پیوست ہو گئے۔ میں دفعۃً چونک پڑا۔ اپنی یہ کیا اسرار ہے۔ کیا اس مسخرے کو بھی معلوم ہے کہ میں کسی پر عاشق ہوں۔ میں نے کرسی سے جنبش کی نیم قد اٹھی اور پھر گر پڑا۔ اچانک ہو گئے دیکھنے والے لوگ میری جانب متوجہ ہو گئے۔ قصبے کی آدھی آبادی آنکھ مار کے ہنس دی۔ خدا جانے ان کمبختوں میں کہاں سے ہنسی کا مادہ پھٹ پڑا ہے۔ جب دیکھو ہنسی کھکی رہتی ہے۔

مسخرے نے گشت لگائی اور میرے قریب پہنچ کے استفسار کیا۔

"کیوں میرے نوجوان بہادر سپاہی تم کبھی کسی کے دام الفت میں گرفتار ہوئے ہو؟" ابھی روئے سخن میری ہی طرف تھا۔ جو خود مجھ ہی سے دریافت کیا؟ اچھا تو پھر میں جواب دیتا ہوں۔ مگر پہلے پوچھ لینا چاہیے کہ روئے سخن کس جانب ہے۔

میں: "کیوں جی کیا مجھ سے دریافت کرتے ہو"

مسخرہ: "چور کی داڑھی میں تنکا۔ بازار کی کہاوت جو بیٹھے بٹھائے دیکھے ہی پر پڑتی ہے [illegible] بیوقوف بنانے سے مطلب ہے۔"

سوال و جواب دونوں پر فرمائشی قہقہہ پڑا۔

مسخرہ: "جنٹلمین معاف فرمایئے گا۔ ہم لوگ میں اسی طرح گفتگو کرتے ہیں کہ ہر شخص اپنی ذات کو مخاطب صحیح تصور کرتا ہے اور درحقیقت ہم کسی خاص کو مخاطب نہیں بناتے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ کوئی از خود ہمارا مخاطب بن جائے۔ خیر آپ اُدھر دیکھیے یہ عورت سامنے آ رہی ہے۔ کیا کھلاڑی عورت ہے۔ ناچنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔"

میرے تن بدن میں اس بیہودہ کی گستاخی نے آگ لگا دی۔ خدا کی شان خدا کی قدرت معمولی سرکس کا مسخرا اور مجھ سے یوں دوبدو گفتگو کرے۔ میں نے نکربوکر سے کہا:

میں: "دوست! تم دیکھتا ہی مسخرے کی کیا گت بناتا ہوں"

نکربوکر: "مگر اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ تم اکیلے ہو اور وہ بہت ہیں"

میں: "تو پھر کیا پروا"

فلورا: "یہ کیا حماقت ہے۔ اپنے تئیں سوا بنانا چاہتے ہو"

میں: "کیا کہوں۔ آپ لوگوں کے سامنے مجھے کتنی ذلتیں ہو چکی ہیں۔ آہ میں بھی عجب بدقسمت آدمی ہوں"

آگ! آگ!!

یا اللہ کیسا خوفناک منظر ہے۔ اے خدا میری جان فلورا کو بچا۔ اے [illegible]

علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد

تصور نے مختصر سا شعلہ دیکھتے ہی ہر چیز میں آگ لگا دی گویا خیمہ آتشبازی کی قندیل ہے بیگیوں کے سائے منتقل ہیں۔ تماشائی آتشبازی کے دیو ہیں۔ سرکس کا حلقہ چرخی معلوم ہوتا ہے۔ کوئی دم میں بھاگو پڑا چاہتی ہے۔ جان فلورا! یہی جانبازی کا موقع ہے "المدد اے ہمت مردانہ المدد" میں نے صرف ایک ہی جست لگاتے ہوئے شعلہ کی بجھی تھی دل کو تاب ضبط نہ رہی فلورا کو گڑیا کی طرح بغل میں دبایا لوگوں کے ہجوم کو چیرتا پھاڑتا خیمہ کے باہر آیا۔ دھکم دھکا کی علت ذلیل بھلا خوں بہا مگر شیروں کو ایسے ایسے دو چھ زخم کیا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ کوٹ پھٹا تو کیا ہے۔ ٹوپی اگر گر گئی تو ہوتی ہے۔ بھاگتے میں جن لوگوں کو کہنیوں سے ٹھوکے دیے انھوں نے گھونسے اور ٹھوکر سے انتقام لیا۔ پھر بھی میں خوش ہوں کہ خیالی آتشکدہ سے اپنی معشوقہ کو بخیر و خوبی کھاسے نکال لایا۔ خیمہ کے باہر میدان تھا چاندنی چھٹکی ہوئی تھی خوشگوار ہوا کے جھونکے دماغ میں فرحت پیدا کرتے تھے۔ مڑ کے دیکھا تو خیمہ صحیح و سالم کہیں دھواں بھی نہیں البتہ مسٹر نکربوکر دوڑے چلے آتے ہیں۔

نکربوکر: "ٹھہر جا کمبخت! ماشدنی!! یہ کیا گستاخی ہے بھرے مجمع سے اس شخص کی بہن کو چپکلی کی طرح اٹھا لیا"

میں: "آگ! آگ!!"

نکربوکر: "خدا کی مار تیری آگ پر۔ ارے کیسی آگ کسی شخص نے بے احتیاطی سے دیاسلائی پھینکی۔ سینری کی جھالر جل اٹھی اور اسی وقت بجھا دی گئی"

میں: "خدا کا ہزار ہزار شکر ہے"

فلورا: "اب تو کچھ خوف نہیں ہے"

نکربوکر: "اور کب خوف تھا؟ مسٹر فلٹر میں نہیں سمجھتا کہ اس جلادت بے جا پر آپ کا شکریہ ادا کروں یا آپ کا نام بیوقوفوں کے رجسٹر میں سرے پر لکھوں۔ بھلا دیکھیے تو سہی اس نازنین لیڈی کی آپ نے کیا درگت بنائی ہے۔ ٹوپی برباد ساری میں شکنیں پڑی ہوئی ہیں۔ بال شانے پر بکھرے ہوئے ہیں"

میں: "کیا بتاؤں! جو جی چاہے سمجھ لیجیے۔ غلط کاری میرے خمیر میں داخل ہے"

اب ٹھہرنے کا محل نہ تھا۔ سر پر پاؤں رکھ کے بھاگا۔ دل میں خیال کر رہا تھا کہ بس فلورا کے دو مطالبے میرے ذمہ ہیں (۱) کتیا (۲) ٹوپی۔ گھر آتے ہی اوندھا سیدھا بستر پر گرا۔

۱۲

بارھواں باب

تغیر عظیم یا لمبی زقند

تیز آنچ پاتے ہی لوہا جامد سے سیال ہو جاتا ہے۔ زمین کے رگ کی آنچ بڑے بڑے آتش فشاں

پہاڑوں کے پرزے اڑا دیتی ہے پھر اگر یہ خبر سنکے میں نے انتہائے مغرب تک پہونچنے کا ارادہ کیا کہ میری جان کی تتلی مالک فلورا اپنے احباب کی معیت میں آبشاروں اور جھیلوں کی سیر کرنے چلی گئی تو کیا تعجب ہے۔ یہ عالم میرے رہنے کے قابل نہیں میں کسی سے دل لگانے کے قابل نہیں نہ کوئی مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھنے والا۔ کھانا پینا چھوٹ گیا۔ جسم کی کھال ہڈیوں سے چمٹ گئی۔ سر بڑی بے شرم ہے اٹھنے بیٹھنے میں تکلف ہوتا ہے۔ بنی جوانی میں جب یہ حال ہے تو آگے خدا ہی خیر کرے۔ چچی کہتی ہیں "لڑکے تو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اچھے ہوئے سیب سڑ غارت ہوتے ہیں سو سے آخر تیرے دل میں کیا سمائی ہے کچھ منہ سے تو کہہ۔ جب آپ رہ خدا کے دن جیئے گا۔"

میں:- "چچی بس کچھ پوچھیے نہیں۔ اب تو دل یہی کہتا ہے کلوراڈو پہونچوں اور وہاں کے باشندوں سے لڑ بھڑ کے جان دوں۔"

چچی:- "پھر وہی پاگل پن۔ بیٹا تیرے ماں باپ کیا کہیں گے۔ گھر میں خدا کا دیا سب کچھ ہے اگر شادی بیاہ مقدر میں نہیں ہے تو کیا پروا ہے۔ بہت سی لڑکیاں عمر بھر کنواری رہتی ہیں۔ جب خدا طبیعت سنبھال دے گا تو ہزاروں خوبصورت لڑکیاں مل جائیں گی۔ بیٹا رہو سہو۔ جوانی کا سکھ دیکھو کھانا نہیں کھایا جاتا تو تھوڑی سی ہلکی شراب پی لیا کرو۔"

میں:- "جی نہیں۔ میں چلا۔ میں چلا۔ اب رک نہیں سکتا۔"

درحقیقت میں چل دیا۔ مجھے صانع ازل سے ایک شکایت ہے کہ کیوں نہ اس نے مجھے بجائے انسان کے کسی پہاڑ کی چوٹی یا کوئی درخت بنایا۔ جہاں دشمنان دل و جان کے جھگڑوں سے نجات ملتی۔ یقیناً کلوراڈو کے باشندوں سے جنگ و جدال بہ نسبت ان بیاہی بن بیاہی اچھال چھکاؤں سے مقابلہ کرنے کے نہایت آسان ہے جس کے جھٹکے سے جان گئی ہے تڑپ تڑپ کے زندگی کے دن پورے کرنا، مرنا بھرنا۔ عمر بھر ندامت و خجالت کے دھکے اٹھانا اب گوارا نہیں ہاں اے دل شتاب بلوہ کرکے مرجا۔ حل مشہور کے پڑنے ہوئے لو موسے۔ غیرت مند بہادروں میں نام کرجا۔ فلوبل مشہور جاسوس روس کی نیوٹینس کی جانب جا رہا ہے تو بھی اسی کے ساتھ ہولے۔ میں نے اسے خط لکھا "میں بھی تمہارے ہمراہ چلوں؟" اس نے جواب دیا۔

"بہتر لیکن بار سفر خود ہی برداشت کرو"

معاملہ طے ہو گیا۔ ٹھہر گیا۔ باپ سے دو ہزار ڈالر قرض لیے۔ اماں سے رخصت طلب کی ان کے گلے لگا۔

فلوبل جاسوس اپنے مقام سے چل چکا تھا۔ میں بھی وعدہ گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ ریل چل نکلی وعدہ گاہ ایک بڑے شہر کا اسٹیشن تھا جب ریل رکی تو اس سے صاحب سلامت ہوئی۔ اتنے میں گارڈ نے ٹکٹ مانگا بندے نے بجائے ٹکٹ کے پوسٹ کارڈ نکالا اور حوالہ کیا۔

ٹکٹ چیکر:- "حضرت مجھے ٹکٹ درکار ہے۔"

میں:- "اوہ! لیجیے۔"

اب کی ملاقاتی کارڈ دے دیا۔

ٹکٹ چیکر:- "جناب دینے سے قبل ہر ایک چیز کو دیکھ لیا کیجیے۔"

لاحول ولا قوۃ۔ بات تو معقول کہتا ہے۔ لیکن شاید اسکو میرے حالات کا علم نہیں۔ چچا سائت جیبیں ٹٹولنے کے بعد ٹکٹ ملا مگر کہاں؟ زمین پر!۔ رومال نکالنے میں گر گیا۔

جاسوس:- "یہ سپاہیانہ روش نہیں ہے۔"

میں:- "کچھ پروا نہیں۔ سپاہی کا اصلی جوہر شجاعت ہے۔ شجاعت انجاب میں کوٹ کوٹ کے بھری ہے۔ خطرے سے ذرا نہیں ڈرتا۔ جان دینا میرے آگے سنسی ٹھٹھا ہے۔ سیار ہا اگ میں کود رہا۔ دریا میں غوطے کھائے سولہ دل سے مس سلو کر کو نکالا۔ جلتے سرکس سے مس فلورا گر لوگر کو اٹھا لایا۔ الغرض دلیری مجھ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ عیب ہے تو صرف اتنا کہ... جھپٹ چلی؟"

جاسوس:- "ہائیں! کیا؟ جھپٹ۔ واللہ سخت بیماری ہے۔"

فلوبل رقیق طرف تھا میں نے اس بیچ اپنی نظری غصّت کا اظہار کر دیا کہ وقت پر اسے زیادہ شکایت کا موقع نہ ملے۔

میں:- "ہاں بھائی۔ سخت بیماری ہے۔ جب اس بیماری کا دورہ ہوتا ہے عجیب و غریب افعال مجھ سے سرزد ہوتے ہیں۔ جھپٹ حرامزادی ہر وقت سایہ کی طرح میرے ساتھ رہتی ہے کسی وقت جان نہیں چھوڑتی۔ خصوصاً مجمع میں بہت دق کرتی ہے اور اگر کسی عورت سے سامنا ہو گیا تو بس میری جان پر بن جاتی ہے۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ شرم کے باوجود حسن پرستی کا ایسا بھی ہے۔ ان دشمنان عقل و دین کا یہ میل ہے کہ مجھے دیکھتے ہی ہنستی ہیں اگر اس آوارگی کے اثنا میں شرم جھپٹ طاری ہوئی اور کوئی حرکت مجھ سے سرزد ہوئی تو پھر کیا پوچھنا ہے مجھے نقل محفل بناتی ہیں چٹکیوں میں اڑاتی ہیں قہقہے لگاتی ہیں خود بھی بناتی ہیں اور اپنے یار جانے والوں سے بھی دھکیاں سنواتی ہیں اب سوائے جان دینے کے کوئی چارہ کار نہیں۔ جس عاشق کی عزت معشوق کی نگاہ میں نہ ہو اسے دنیا میں رہنا نہ چاہیے۔ مرگ کے اقسام میں سب قسموں سے بہتر میدان جنگ کی موت ہے۔ میں نے اسی کو ترجیح دی ہے۔"

جاسوس:- "بات تو تم ٹھکانے کی کہتے ہو۔"

سفر خوب مزے سے طے ہو رہا ہے۔ جاسوس کا سلوک کلوراڈو کے میدان تک نہایت اچھا رہا کسی عورت نے مجھے گھورا اس نے بیچ بیچ دیدے نکالے۔ ٹکٹ مجھ سے لے کے اپنے پاس رکھا۔ کھانا زیادہ نہ کھانے دیا۔ گو کھانے میں بھی اکثر حصہ لگایا۔ غرض وہ کھلا کھلونے کی طرح اس بندہ نازک اندام کی حفاظت کی۔

(باقی آئندہ)

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱ ۔ ہوادار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کافی گذرتی ہو۔

۲ ۔ گرد و نواح ... مکان ... [illegible]

... [illegible] ... وغیرہ جلاتا ۔

۳ ۔ کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا ... [illegible]

... [illegible]

[illegible]

۵ ۔ کثرت ... زیادہ محنت و ریاضت ۔ دھوپ میں چلنے اور شب بیداری سے پرہیز کریں ۔

۶ ۔ ... استعمال ... [illegible]

۷ ۔ ... [illegible] ... کدو ، ارود ، ... [illegible]

... ماش کی دال ۔ ... [illegible]

... [illegible] ... سے سخت پرہیز کریں ۔

۸ ۔ ... [illegible] ... پرہیز کرنا چاہیے ۔

۹ ۔ ... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ... کی جائے ۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

مہتمم دواخانہ معدن الادویہ ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ۔

جوہر حیات

یہ دوا ہیضہ ... [illegible]

[illegible]

حب ... [illegible]

[illegible]

فہرست کامل طلب فرمائیے ... مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و ہیضہ سے
حفاظت کرنے اور صحت و تندرستی
دینے والے مجرب ادویات

محافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں ... [illegible]

[illegible] ... ۱۲

عرق ... [illegible]

یہ عرق ہیضہ اور تخمہ ... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ... کرتا ہے ۔

... [illegible]

... [illegible]

اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

شرائط ایجنسی

(۱) ... [illegible] ... کم نہ ہوگا ۔

(۲) ... شدہ ... ہوتے ہی ... کی ... فوراً روانہ کر دی جائے گی

(۳) ... [illegible]

(۴) بحساب ... [illegible]

کمیشن ... صاحب کو دیا جائے گا ۔

... [illegible]

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) ... [illegible]

(۲) ... [illegible]

... [illegible]

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ... ۱۲

... [illegible]

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

... مطبع ... وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ... حکیم ... حسین ... مدیر ... چھپ کر شائع ہوا